خطبہ جمعہ

بعنوان

عشرہ ذوالحجہ

کے اعمال وعبادات

سلسلۃ منبر الحکمۃ

155

بتاریخ: 2 اگست 2019

بمطابق: ۲۹ ذو القعدۃ ۱٤٤۰ ھج

به اهتمام

الحکمۃ انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِ ملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اھم نکات

- ❀ عشرہ ذوالحجہ کی فضیلت
- ❀ عشرہ ذوالحجہ کے اعمال وعبادات
- ❀ عشرہ ذوالحجہ میں اسلاف کا معمول

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِهِ الْكَرِيمِ ، أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ:

ماہِ ذوالحجہ کی آمد آمد ہے۔ یہ وہ مبارک مہینہ ہے جس میں حجاج کرام عظیم عبادت 'حج' ادا کرتے ہیں۔اس مہینے کے پہلے دس دِنوں کو 'عشرہ ذوالحجہ' کہا جاتا ہے اوران ایام کی بڑی فضیلت وارد ہوئی ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((أَفْضَلُ أَيَّامِ الدُّنيَا أَيَّامُ الْعَشْرِ))

''دنیا کے تمام ایام سے افضل عشرہ ذوالحجہ کے دن ہیں۔''

[صحیح] صحیح الجامع: 1133

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَالَّذِی يَظْهَرُ أَنَّ السَّبَبَ فِی امْتِيَازِ عَشْرِ ذِی الْحِجَّةِ لِمَكَانِ اجْتِمَاعِ أُمَّهَاتِ الْعِبَادَةِ فِيهِ وَهِيَ الصَّلَاةُ وَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ وَالْحَجُّ وَلَا يَتَأَتّٰى ذٰلِكَ فِی غَيْرِهِ.

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

''عشرہ ذوالحجہ کے امتیازی مقام کا جو ظاہری سبب ہے وہ یہی ہے کہ اس میں تمام مرکزی عبادات اکٹھی ہو جاتی ہیں، یعنی نماز، روزہ، صدقہ اور حج۔ اور یہ عبادات اس کے علاوہ دیگر ایام میں اکٹھی نہیں ہوتیں۔''

فتح الباری: 2/ 460

آج کے خطبہ جمعہ میں ان ایام میں انجام دِیے جانے والے اعمالِ صالحہ کا تذکرہ ہو گا، کہ ہمیں ان مبارک دس دِنوں میں کن نیک کاموں اور عبادتوں کا خصوصی اہتمام کرنا چاہیے۔

① کثرت سے اعمالِ صالحہ کا اہتمام:

ان ایام میں زیادہ سے زیادہ اعمالِ صالحہ کا اہتمام کرنا چاہیے۔ زبانی، بدنی، علمی، عملی اور مالی؛ ہر طرح کے خیر اور نیکی کے کام انجام دینے چاہئیں، تاکہ ان ایام کی ممتاز اور منفرد فضیلت کو بھرپور انداز میں حاصل کیا جا سکے، کیونکہ جو خصوصی اجر وثواب میں ان ایام میں حاصل ہوتا ہے وہ عام دِنوں میں نہیں ملتا۔ جیسا کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَـا مِـنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهَا أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الأَيَّامِ)) يَعْنِى الْعَشْرِ.

''کوئی بھی ایام ایسے نہیں ہیں کہ جن میں کیا ہوا نیک عمل اللہ تعالیٰ کو ان ایام (میں کیے ہوئے عمل) سے زیادہ پسند ہو، یعنی (ذوالحجہ کے) دس دِن۔''

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جہاد بھی نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَلَا الْـجِهَادُ فِى سَبِيْلِ اللّٰهِ ، إِلاَّ رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَالِكَ بِشَىءٍ)).

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

''(ہاں) جہاد بھی نہیں، سوائے اس آدمی کے جو اپنی جان اور مال لے کر نکلے اور ان میں سے کچھ بھی واپس نہ آئے۔''

[صحیح] سنن أبی داود: 2438 ۔ مسند أحمد: 1968

یعنی جو شخص راہِ خدا میں جہاد کے لیے نکلے اور نہ صرف اپنا مال خرچ کر دے بلکہ اپنی جان کو بھی قربان کر دے، تو فقط ایسا عمل ہی عشرہ ذوالحجہ میں کیے جانے والے عمل کی فضیلت کو پہنچ سکتا ہے، اس کے سوا کوئی عمل ان کے برابر نہیں ہوسکتا۔

② نمازِ فجر اور نمازِ اشراق کی ادائیگی:

ان ایام میں نمازِ پنجگانہ کی باجماعت ادائیگی کے ساتھ ساتھ نمازِ فجر اور اشراق پڑھنے کا خاص اہتمام کرنا چاہیے، کیونکہ اس عمل کی عمومی دنوں میں ہی بہت زیادہ فضیلت ہے، ان دنوں میں تو اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَـنْ صَـلَّـی الْـغَـدَاۃَ فِی جَمَاعَۃٍ ثُمَّ قَعَدَ یَذْکُرُ اللّٰہَ حَتّٰی تَـطْـلُعَ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَینِ، کَانَتْ لَہٗ کَأَجْرِ حَجَّۃٍ وَعُمْرَۃٍ)) .قَـالَ: قَـالَ رَسُـولُ الـلّٰـہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ((تَامَّۃٍ، تَامَّۃٍ، تَامَّۃٍ)).

''جو شخص صبح کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرے، پھر وہ اللہ کا ذکر کرنے بیٹھ جائے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے، پھر وہ دو رکعتیں پڑھے تو اسے ایک حج اور ایک عمرے جتنا اجر وثواب ملتا ہے۔'' راوی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مکمل، مکمل، مکمل۔''

[حسن] سنن الترمذی: 586

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

رسول اللہ ﷺ نے تاکید کے لیے تین بار فرمایا کہ یہ عمل کرنے والے کو مکمل حج اور مکمل عمرے کا اجر وثواب ملے گا، تاکہ اس عمل کی فضیلت خوب واضح ہو جائے۔

③ صدقہ وخیرات:

ان ایام میں چونکہ ہر نیک عمل کا اجر وثواب بڑھ جاتا ہے، لہٰذا ان دس دنوں میں صدقہ وخیرات بھی کثرت کے ساتھ کرنا چاہیے۔ صدقہ وخیرات کے تو عمومی فضیلت ہی بہت زیادہ ہے، چہ جائیکہ عشرہ ذوالحجہ کی خصوصیت بھی اس کے ساتھ شامل ہو جائے۔

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِىءُ عَنْ أَهْلِهَا حَرَّ الْقُبُورِ، وَإِنَّمَا يَسْتَظِلُّ الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي ظِلِّ صَدَقَتِهِ)).

''یقیناً صدقہ اپنے مالک (یعنی صدقہ کرنے والے) سے قبر کی گرمی کو ختم کر دیتا ہے اور مومن روزِ قیامت اپنے صدقے کے سائے میں ہی سایہ حاصل کرے گا۔''

المعجم الکبیر للطبرانی: 14207

ایک صدقے سے دو عظیم فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ صدقہ کرنے والا ایک تو قبر کی گھٹن اور گرمی سے محفوظ رہتا ہے اور دوسرا کل روزِ قیامت جب کوئی سایہ نہیں ہوگا، تو اس وقت یہ اپنے صدقے کے سائے میں کھڑا ہوگا۔ اس لیے ان دونوں مشکل مرحلوں میں اپنے لیے آسانی کا سامان کیجیے اور جس قدر استطاعت ہو اتنا راہِ خدا میں صدقہ کیا کیجیے۔ نبی مکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ))

''(جہنم کی) آگ سے بچو، خواہ کھجور کے ایک ٹکڑا (صدقہ کرنے) کے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ذریعے ہی۔''

صحیح البخاری: 1417 ۔ صحیح مسلم: 1016

یعنی اگر بہت سا مال صدقہ کرنے کی استطاعت نہ ہو تو بھی کوئی حرج نہیں، جس قدر استطاعت ہو اتنا ہی صدقہ کر دیا جائے، حتیٰ کہ اگر مکمل کھجور بھی نہ ہو بلکہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی میسر ہو تو اسے بھی اگر خلوص کے ساتھ اور ثواب کی نیّت سے صدقہ کر دیا جائے تو بھی مذکورہ فضیلت حاصل ہو جائے گی۔

اور سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَـا يُخْرِجُ رَجُلٌ شَيئاً مِنَ الصَّدَقَةِ حَتّى يَفُكَّ عَنْهَا لِحيَىْ سَبْعِيْنَ شَيْطَاناً)).

''جب کوئی شخص کسی چیز کو صدقہ وخیرات میں نکالتا ہے تو ستّر شیطانوں کے جبڑے ٹوٹ جاتے ہیں۔''

[رجاله ثقات] مسند أحمد: 23012

یعنی صدقہ وخیرات کے ذریعے سے گھر، دوکان، اولاد اور اپنے جسم سے شیطانی اثرات ختم کیے جاسکتے ہیں۔

صدقے کی یہ تمام فضیلتیں عام دِنوں کے اعتبار سے ہیں، جب ذوالحجہ کے ان دس دنوں میں صدقہ کیا جائے گا تو اس کا اجر یقیناً بہت بڑھ جائے گا، کیونکہ ان ایام میں کیے جانے والا عمل کے مقام کو دیگر ایام کا کوئی بھی عمل نہیں پہنچ سکتا۔

④ روزوں کا اہتمام:

ذوالحجہ کے پہلے نو دِن اگر روزوں کا اہتمام کر لیا جائے تو یہ بہت ہی زیادہ مستحب عمل ہے۔ ایک تو ان ایام میں کیا جانے والا عمل؛ دیگر ایام کے اعمال سے افضل ہوتا ہے اور دوسرا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

یہ کہ ان ایام میں روزے رکھنا نبی کریم ﷺ کی سنت مبارکہ بھی ہے۔جیسا کہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ تِسْعَ ذِي الْحِجَّةِ، وَيَوْمَ عَاشُورَاءَ، وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، أَوَّلَ اثْنَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ وَالْخَمِيسَ.

”رسول اللہ ﷺ ذوالحجہ کے (پہلے) نو دِن، عاشوراء کے دِن، ہر مہینے کے تین دن اور ہر مہینے کے پہلے سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے۔“

[صحيح] سنن أبي داود: 2437

⑤ یومِ عرفہ کا روزہ:

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے یومِ عرفہ کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ)).

”یہ گزشتہ سال اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔“

صحيح مسلم: 1162

نو (9) ذوالحجہ کو یومِ عرفہ کہتے ہیں جس دِن وقوفِ عرفات ہوتا ہے۔

یہاں ایک بات کی وضاحت بہت ضروری ہے۔وہ یہ ہے کہ ہر سال ہی یومِ عرفہ کے روزے کے متعلق اختلاف دیکھنے میں آتا ہے۔بعض لوگ عرفہ کا دن اسی کو مانتے ہیں جس دن حجاج کرام عرفات میں وقوف کرتے ہیں، جبکہ اس دن ہمارے ہاں 8 ذوالحجہ ہوتا ہے، اور دیگر لوگوں کا مؤقف یہ ہے کہ چونکہ یومِ عرفہ 9 ذوالحجہ کو ہوتا ہے، لہٰذا حجاج کرام اور سعودی عرب کے باسی 9 ذوالحجہ کو روزہ رکھیں اور ہم اپنی رؤیت کا اعتبار کرتے ہوئے اسی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دن روزہ رکھیں جس دن ہمارے ہاں 9 ذوالحجہ ہوگا۔

اس صورت میں آپ یہ بات ذہن نشین رکھیے کہ یہ اختلاف کوئی نیا نہیں ہے، بلکہ یہ ہمیشہ سے رہا ہے اور ہمیشہ رہے گا، لہٰذا اس اختلاف میں اتنا نہیں پڑ جانا چاہیے کہ روزے اور دیگر عبادات کو ہی ضائع کر بیٹھیں۔

اس مسئلے کے حل کی ایک صورت تو یہ ہے کہ آپ کا دِل جس مؤقف پر مطمئن ہے اسی حساب سے روزہ رکھ لیں، اجر دینے اور قبول کرنے والی اللہ کی ذات ہے، یقیناً وہ کسی کا نیک عمل ضائع نہیں فرمائے گا۔ البتہ اس صورت میں یہ ضرور پیش نظر رہے کہ ایک دوسرے پر قدغن نہ لگائی جائے، فتویٰ نہ صادر کیا جائے، جو شخص حجاج کرام کے وقوفِ عرفہ کے دن روزہ رکھتا ہے اس کے نیک جذبے پر بھی شک نہ کیا جائے اور جس نے یہاں کے حساب سے 9 ذوالحجہ کو روزہ رکھا ہو اس کو بھی خلافِ سنت تصور نہ کیا جائے، تاکہ یہ باہمی نزاع و اختلاف ہماری نیکیوں کے ضیاع کا سبب نہ بن جائے۔

دوسری اور بہترین صورت یہ ہے کہ ان دونوں دِنوں کا روزہ رکھ لیا جائے، تاکہ ہر قسم کا شبہ بھی رفع ہو جائے اور اجر و ثواب بھی اضافی مل جائے۔

⑥ دس راتوں کا قیام:

فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَالْفَجْرِ ۞ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۞﴾ [الفجر: 1، 2]

"فجر کی قسم اور دس راتوں کی قسم۔"

امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان دس راتوں سے مراد ذوالحجہ کے پہلے دس دِن (راتیں) ہیں۔

تفسیر ابن کثیر: 8/ 381 طبعة دار الكتب العلمية

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اللہ تعالیٰ نے ذوالحجہ کی پہلی دس راتوں کی قسم اٹھائی ہے۔ان راتوں کی اس فضیلت کے پیش نظر اہلِ علم نے ان میں قیام کرنے ،نوافل ادا کرنے ،تہجد پڑھنے کومستحب قرار دیا ہے۔

⑦ بہ کثرت ذِکرالٰہی کا اہتمام:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِي أَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ﴾ [الحج: 28]

''اور وہ معلوم ایام میں اللہ کے نام کا ذکر کریں۔''

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ أيّام معلومات سے مراد یومِ عرفہ اور عید کا دِن سمیت ذوالحجہ کے دس دن ہیں۔

لہٰذا ان ایام میں کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہیے۔سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ أَيَّامٍ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ ، وَلَا أَحَبُّ إِلَيْهِ الْعَمَلُ فِيهِنَّ مِنْ أَيَّامِ الْعَشْرِ فَأَكْثِرُوا فِيهِنَّ التَّسْبِيحَ ، وَالتَّكْبِيرَ ، وَالتَّهْلِيلَ))

''عشرہ ذوالحجہ سے بڑھ کر اللہ کے ہاں کوئی بھی ایام اتنے عظیم تر نہیں ہیں اور نہ ہی کسی دنوں میں عمل کرنا ان سے زیادہ اللہ کو محبوب ہے،لہٰذا تم ان ایام میں تسبیح،تکبیر اور تہلیل کی کثرت کیا کرو۔''

المعجم الكبير للطبراني: 11/ 82

تسبیح سے مراد سُبْحَانَ اللّٰہ پڑھنا،تکبیر سے مراد اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھنا اور تہلیل سے مراد لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھنا ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

⑧ تہلیل وتکبیر کی کثرت:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا أَهَلَّ مُهِلٌّ قَطُّ إِلَّا بُشِّرَ ، وَلَا كَبَّرَ مُكَبِّرٌ قَطُّ إِلَّا بُشِّرَ))

''جو بھی شخص لا اِلٰہ اِلا اللہ پڑھتا ہے اسے بشارت دی گئی ہے اور جو بھی شخص تکبیر پڑھتا ہے اس کو بھی بشارت دی گئی ہے۔''

پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! جنت کی بشارت؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((نَعَمْ))

''ہاں۔''

[حسن لغيره] المعجم الأوسط للطبرانی: 7779 ۔ السنن الكبرى للبيهقی: 10387 ۔ صحيح الجامع: 5569

صحابہ رضی اللہ عنہم کا عمل:

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان دس دِنوں میں بازار کی جانب نکل جایا کرتے تھے اور تکبیریں کہتے، لوگ بھی آپ کے ساتھ تکبیریں کہنے لگتے۔

صحيح البخاری ، تعليقاً قبل الحديث: 969

تکبیرات کے الفاظ:

یزید بن ابوزیاد بیان کرتے ہیں کہ سعید بن جبیر، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، مجاہد رحمہم اللہ اور جتنے بھی فقہاء کو ہم نے دیکھا، وہ سب یوں تکبیرات پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ.

فتح الباری لابن رجب: 9/ 8

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تکبیرات کا وقت:

ذوالحجہ کا چاند نکلتے ہی عمومی طور پر تکبیرات پڑھنا شروع کر دینا چاہئیں اور ایامِ تشریق کے آخری دِن (یعنی عید کے چوتھے روز 13 ذوالحجہ کی) عصر تک تکبیرات پڑھی جائیں۔ البتہ عرفہ کے دن (یعنی 9 ذوالحجہ کو) فجر کے وقت سے کثرت کے ساتھ پڑھنا شروع کر دینی چاہئیں، جو 13 ذوالحجہ کی شام تک جاری رہیں۔

عیدگاہ کی طرف جاتے ہوئے اور ہر نماز کے بعد تکبیرات پڑھنا مسنون عمل ہے۔ اس کے لیے نہ کوئی وقت مخصوص ہے اور نہ ہی جگہ۔ کسی بھی وقت اور کسی بھی جگہ، گھر، بازار، راستے اور مسجد میں تکبیرات پڑھی جاسکتی ہیں۔

⑨ قربانی:

قربانی سنت مؤکدہ ہے، جس کے پاس مالی استطاعت موجود ہو اس کو ضرور قربانی کرنی چاہیے۔ امام ابن قدامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلٰى مَشْرُوعِيَّةِ الْأُضْحِيَّةِ.

''قربانی کی مشروعیت پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے۔''

المغنی: 9/ 435

اس لیے کہ یہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے اور ہمارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے فرزند حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اطاعت شعاری کی یاد تازہ کرتی ہے اور ہم میں یہ جذبہ پیدا کرتی ہے کہ ہم بھی حکمِ الٰہی کے آگے سرِ تسلیم خم کر دیا کریں اور اپنا سب کچھ، حتیٰ کہ جان بھی قربان کرنے کا جذبہ رکھیں۔

قربانی کا تاکیدی حکم:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

((مَنْ كَانَ لَهُ سَعَةٌ وَلَمْ يُضَحِّ ، فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا)).

''جس شخص کے پاس (مالی) گنجائش ہو اور وہ قربانی نہ کرے، تو وہ ہماری نمازگاہ کے بالکل قریب نہ آئے۔''

[حسن] سنن ابن ماجه: 31223

اور سیدنا مخنف بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ عرفات کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وقوف کیے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا:

((يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّ عَلَى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ ، فِي كُلِّ عَامٍ ، أُضْحِيَّةً))

''اے لوگو! بے شک ہر گھر والوں پر ہر سال قربانی ہے۔''

[حسن] سنن أبي داود: 2788 - سنن الترمذي: 1518 - سنن النسائي: 4224 - سنن ابن ماجه: 3125

اس حدیث سے بظاہر قربانی کا وجوب ثابت ہوتا ہے لیکن دیگر دلائل سے اس کا استحباب و استنان معلوم ہوتا ہے۔ اس لیے اہلِ علم نے ان سارے دلائل کو سامنے رکھتے ہوئے فیصلہ کیا ہے کہ قربانی سنت مؤکدہ ہے، یعنی یہ ایسا حکم ہے جس کی تاکید کی گئی ہے اور بہت اہم ہے، لیکن فرض نہیں ہے۔ البتہ استطاعت ہونے کے باوجود قربانی نہ کرنا کسی طرح بھی صحیح نہیں۔

قربانی کا وقت:

نمازِ عید کی ادائیگی کے بعد سے لے کر ایامِ تشریق کے آخری دن غروبِ آفتاب تک قربانی کا وقت ہوتا ہے، خواہ دن کے کسی بھی وقت کر لیں یا رات کو کر لیں، سب جائز ہے۔

⑩ بال اور ناخن کاٹنے سے اجتناب:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَعِنْدَهُ أُضْحِيَّةٌ يُرِيدُ أَنْ يُضَحِّيَ ، فَلَا يَأْخُذَنَّ شَعْرًا ، وَلَا يَقْلِمَنَّ ظُفُرًا))

''جب عشرہ ذوالحجہ شروع ہو جائے اور جس کے پاس قربانی کا جانور ہو اور وہ قربانی کا ارادہ رکھتا ہو، تو وہ نہ بال کاٹے اور نہ ہی ناخن کاٹے۔''

صحيح مسلم: 1977

یعنی قربانی کرنے والے کے لیے ضروری ہے کہ ذوالحجہ کے ابتدائی نو دِنوں میں اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے لیکن جس نے قربانی نہ کرنی ہو اس کے لیے ضروری نہیں ہے۔

جس کے پاس استطاعت نہ ہو:

جس شخص کے پاس اتنی استطاعت نہ ہو کہ وہ قربانی کر سکے، اس کو چاہیے کہ عیدالاضحیٰ کے دن حجامت وغیرہ کروالے، اس سے اس کو بھی قربانی کا ثواب مل جائے گا، جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أُمِرْتُ بِيَوْمِ الْأَضْحَى عِيدًا جَعَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ)).

''مجھے قربانی کے دن کے متعلق حکم دیا گیا ہے کہ اسے بطورِ عید مناؤں، جس کو اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کے لیے خاص کیا ہے۔''

ایک آدمی نے پوچھا: فرمایئے کہ اگر مجھے دودھ والے جانور کے علاوہ اور کوئی نہ ملے تو کیا میں اسی کی قربانی کردوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا ، وَلَكِنْ تَأْخُذُ مِنْ شَعْرِكَ وَأَظْفَارِكَ وَتَقُصُّ شَارِبَكَ وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ ، فَتِلْكَ تَمَامُ أُضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وَجَلَّ))

''نہیں، بلکہ تم اپنے بال کاٹ لو، ناخن اور مونچھیں تراش لو اور زیر ناف کی صفائی کرلو، تو اللہ کے ہاں تمہاری یہی کامل قربانی ہوگی۔''

[إسناده صحيح] سنن أبي داود: 2789

عشرہ ذوالحجہ میں اسلاف کا معمول

❀ ......ابوعثمان النہدی بیان کرتے ہیں کہ اسلاف رحمہم اللہ تین عشروں کو بہت اہمیت دیا کرتے تھے: ① محرم الحرام کا پہلا عشرہ ② ذوالحجہ کا پہلا عشرہ ③ رمضان المبارک کا آخری عشرہ۔

الدر المنثور في التفسير بالمأثور: 6/ 333

❀ ......سعید بن جبیر رحمہ اللہ کے متعلق منقول ہے کہ:

إِذَا دَخَلَ أَيَّامُ الْعَشْرِ اجْتَهَدَ اجْتِهَادًا شَدِيدًا ، حَتّٰى مَا يَكَادُ يَقْدِرُ عَلَيْهِ.

''جب عشرہ ذوالحجہ شروع ہوتا تو آپ اس قدر عبادت وریاضت کرتے کہ اپنی طاقت سے بڑھ کر عمل کرتے۔''

[إسناده صحيح] سنن الدارمي: 1815

اور فرماتے:

((لَا تُطْفِئُوا سُرُجَكُمْ لَيَالِيَ الْعَشْرِ.

''ان دس راتوں میں تم اپنے چراغوں کو نہ بجھایا کرو۔''

سير أعلام النبلاء: 4/ 326

یعنی ان راتوں میں سویا نہ کرو بلکہ عبادت میں رات بسر کیا کرو۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

❀......امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

صِیَامُ یَومٍ مِنَ الْعَشْرِ یَعْدِلُ شَهْرَینِ.

''عشرہ ذوالحجہ کے ایک دن کا روزہ (اجر وثواب میں) دو مہینوں کے (روزوں کے) برابر ہے۔''

الدر المنثور: 8/ 501

تاثرات اور مشورہ کے لیے	خطبہ حاصل کرنے کے لیے	خطبہ رائٹر
حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر)	03034125519	حافظ فیض اللہ ناصر
03015989211	03014843312	03214697056
	03424449009	

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com